حضرت ذوالکفل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں صرف دو مرتبہ فرمایا ہے: ﴿ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿٨٥﴾ وَأَدْخَلْنَٰهُمْ فِى رَحْمَتِنَآ ۖ إِنَّهُم مِّنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٨٦﴾ ﴾ (الأنبياء: ٨٥ – ٨٦) ترجمہ: اور یہی نعمت اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو دی کہ یہ سب صابر لوگ تھے۔ اور ان کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا کہ وہ صالحوں میں سے تھے۔

حضرت ابراہیم، اسحٰق، یعقوب علیہم السلام کی تعریف کرنے کے بعد یوں تذکرہ فرمایا: ﴿ وَٱذْكُرْ إِسْمَٰعِيلَ وَٱلْيَسَعَ وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ ٱلْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ ﴾ (ص: ٨٤) ترجمہ: اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کا ذکر کرو، یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔

ان دو مقامات کے علاوہ قرآن میں آپ کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔ ذوالکفل صفاتی نام ہے۔ اصل نام کہیں مذکور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔ جس سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ پر آلام و مصائب آئے لیکن آپ نے انہیں خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا اور اس راہ میں وہ عزیمت دکھائی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صابر کی صفت سے متصف فرمایا نیز آپ کی تعریف میں کہا کہ یہ ہماری رحمت کے سزاوار ہیں اور نیکوکاروں میں سے ہیں۔ اسی طرح دوسری آیت میں انبیاء کرام کے ساتھ تذکرہ فرماتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے پسندیدہ بندوں میں سے تھے۔

مختلف تفاسیر میں آپ کے سلسلہ میں مختلف واقعات درج ہیں۔ بعض ان کو نبی نہیں مانتے بلکہ ایک نیک اور صالح بندہ قرار دیتے ہیں۔ ان ساری تفصیلات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کے ایک نبی نے آخری وقت میں لوگوں سے پوچھا کہ میرے بعد میرا قائم مقام کون ہوگا۔ اس کے لئے تین شرطیں مقرر فرمائیں۔ اول یہ کہ وہ دن میں روزہ سے رہے گا دوم یہ کہ رات میں اللہ کی عبادت کرے گا۔ سوئم یہ کہ وہ کبھی غصہ نہیں کرے گا۔ سننے والوں میں سے ایک نوجوان اٹھا اور اس نے کہا کہ میں یہ شرطیں پوری کروں گا۔ بالآخر آپ نے اس کو اپنا قائم مقام بنادیا۔ شیطان نے ذوالکفل علیہ السلام کو بہت چاہا کہ ان شرطوں میں سے کسی کو توڑ دیں۔ لیکن وہ ناکام ہوگیا۔ اس لئے آپ کو ذوالکفل (ذمہ داری اٹھانے والا) کہا جانے لگا۔ علامہ مناظر احسن گیلانی نے ذوالکفل سے گوتم بدھ کے مراد لئے جانے کا اندازہ لگایا ہے۔ چونکہ گوتم بدھ کپل وستو کے رہنے والے تھے اس لئے کپل وستو کا معرب کفل سمجھ کر ذو کے ذریعہ اس کی طرف نسبت گمان کیا۔ یعنی کپل وستو والے۔ (اللہ اعلم بالصواب)